

دولت کی تلاش کا کثرت سے اجر پانا

نمبر 3409

ایک خطبہ

جو جمعرات، 4 جون 1914 کو شائع ہوا

جسے سی۔ ایچ۔ اسپر جن نے

میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیونگٹن میں

جمعرات کی شام، 8 اپریل 1869 کو بیان کیا

”شیربچہ بھی محتاج ہوتے اور بھوکے رہتے ہیں، لیکن خداوند کے طالب کسی بھلی چیز کے محتاج نہ ہوں گے۔“
زبور 10:34

شیربچے نہایت زور آور ہوتے ہیں، اپنی جوانی کی تازگی میں قائم ہوتے ہیں، مگر ان کی قوت ہمیشہ ان کے رزق کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ شیربچے نہایت چالاک ہوتے ہیں، وہ شکار کی گھات لگانا اور اچانک بے خبری میں جست لگا کر اس پر جھپٹنا جانتے ہیں، مگر اپنی ساری چالاکی کے باوجود وہ جنگل میں بھوک سے للکارتے ہیں۔ شیربچے نہایت دلیر اور پرجوش ہوتے ہیں، کسی بھی لوٹ مار سے باز نہیں آتے، ان کے دل میں کوئی دریغ یا باک نہیں ہوتا، مگر اس سب کے باوجود، وہ آوارہ لٹیروں کی مانند اکثر اوقات محتاج اور بھوکے رہتے ہیں۔

یہی حال دنیا کے بہت سے آدمیوں کا ہے۔ وہ زور آور ہیں، چالاک ہیں، زمانے کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ تیز فہم اور زیرک۔ اگر کوئی شخص اسودہ حال ہو سکتا، تو گمان ہوتا کہ وہی ہوں گے۔ لیکن ان میں سے کتنے ہی ہیں جو دیوالیہ ہو جاتے اور برباد ہوتے ہیں، اور اپنی تمام چالاکی کے باوجود حد سے زیادہ چالاک بن کر اپنے آپ کو نقصان میں ڈال لیتے ہیں، اور اپنی بے باکی کے باوجود اکثر اوقات انجام کار بُرے حال کو پہنچتے ہیں۔ وہ محتاج اور بھوکے رہتے ہیں۔

لیکن یہاں خدا کے لوگ ہیں۔ جنہیں دنیا بے وقوف سمجھتی ہے، اس قدر سادہ لوح کہ وہ دنیا کی عمومی حکمت عملی یعنی ”اپنے لیے تلاش کر“ کو ترک کر کے خداوند کو ڈھونڈتے ہیں۔ انہوں نے انسانی فطرت کے پہلے قانون کہلانے والے ”اپنی طلب، اپنی خوشی، اپنی خدمت“ کو چھوڑ دیا اور اس کے بجائے خداوند کو تلاش کرنے، اور اسے جلال دینے کو اپنا مقصد بنایا۔

اور ان کی اس سادہ لوحی کا نتیجہ کیا ہے؟ ”وہ کسی بھلی چیز کے محتاج نہ ہوں گے۔“ باوجود اس کے کہ ان میں زور کی کمی ہے، تدبیر کی کمی ہے، اور اکثر اوقات ان کا ضمیر انہیں روکتا ہے کہ وہ وہ سب نہ کریں جو دوسرے اپنے فائدے کے لیے ”کرتے ہیں، پھر بھی ان کے لیے ایک یقینی خزانہ تیار ہے: ”وہ کسی بھلی چیز کے محتاج نہ ہوں گے۔“

پس اب ہم اس آیت کو دیکھیں، اور مل کر اس پر غور کریں۔ اوّل، اس تلاش خداوند پر جو یہاں مقصود ہے، اور اس کے بعد، اس تلاش پر دی جانے والی وعدہ شدہ برکت پر۔

I

یہاں مقصود تلاش خداوند .

ہمیں اس معاملہ میں نہایت باریک بینی اور کمال احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ یہ وعدہ اس قدر دولت مند اور غنی ہے کہ ہم اسے پورے طور پر پانا چاہتے ہیں، لیکن ہم کسی قسم کی بے ایمانی نہیں چاہتے۔ ہم خدا کے کلام کا کوئی ایسا حصہ لینا نہیں چاہتے جو ہمارا نہ ہو، مبادا ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیں اور خدا کے حق میں خیانت کے مجرم ٹھہریں۔ پس لازم ہے کہ ہم یہاں نہایت محتاط اور غیرت مند ہو کر قدم رکھیں، اور اپنے آپ کو تظلولیں کہ آیا واقعی اور سچائی کے ساتھ ہم خداوند کے طالب ہیں۔

خداوند کو ڈھونڈنا“ یہ لفظ، یوں کہیے، مسیحی کی ساری زندگی کی تعریف ہے۔ جب وہ جیسا اسے جینا چاہیے ویسا جیتا ہے، تو اس کی پوری زندگی خداوند کو ڈھونڈنے میں بسر ہوتی ہے۔ یہ اسی سے شروع کرتا ہے۔ ”دیکھ، وہ دعا کرتا ہے“ یعنی وہ خداوند کو ڈھونڈ رہا ہے۔ وہ اپنے گناہ سے آگاہ ہونا شروع کرتا ہے، وہ خداوند سے معافی ڈھونڈ رہا ہے۔ وہ اپنے خطرے سے

باخبر ہوتا ہے، وہ خداوند میں نجات تلاش کرتا ہے۔ وہ اپنی بے بسی کو جان لیتا ہے، اور وہ قوت کے لیے خداوند کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ گہرے قائل کرنے والے احساسات، وہ فریادیں اور آنسو، وہ توبہ اور فروتنی، اور سب سے بڑھ کر وہ سادہ ایمان کے اعمال جن میں وہ اپنے آپ کو کلوری کے خون آلود درخت پر کیے گئے عظیم کفارہ پر ڈال دیتا ہے۔ یہ سب خداوند کو ڈھونڈنے کے اعمال ہیں۔

شاید تم میں سے بعض اس سے آگے نہیں بڑھے۔ خیر، تمہیں اپنی طاقت کے مطابق برکت کا حصہ ملے گا۔ تمہیں بھی اس میں اپنا حصہ ملے گا، خواہ تم کمزور ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے دسترخوان پر بچوں کو بھی ان کا حصہ دیتا ہے، جیسے بالغوں کو دیتا ہے۔

جب کوئی شخص خداوند یسوع پر بھروسہ کر کے حیات ابدی پا لیتا ہے، تو پھر وہ ایک اور طریقہ سے خداوند کو ڈھونڈنا شروع کرتا ہے۔ تعجب نہیں، کیونکہ اس نے خداوند کو پا لیا ہے، بلکہ یوں کہے کہ وہ خود خداوند کے ہاتھ پایا گیا ہے، اور پھر بھی وہ آگے بڑھتا ہے تاکہ اُسے پکڑ لے جس نے پہلے ہی اُسے پکڑ لیا ہے۔ وہ آگے بڑھتا ہے، اور اس طرح خداوند کو ڈھونڈتا ہے

اب وہ خداوند کی فکر، شریعت اور مرضی کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ ”مجھ پر ظاہر کر کہ تُو مجھ سے کیا چاہتا ہے کہ میں کروں۔ اے خداوند، میں نے ایک وقت اپنی ہی عقل پر بھروسا کیا، اور میں اندھیرے جنگل میں جا نکلا، خود کو گم کر بیٹھا، جہنم کے کنارے تک پہنچ گیا، اور تُو نے مجھے بچایا۔ اب اے خداوند، میری رہنمائی کر، مجھے سکھا، جب میں بولوں۔ تو میرے ہونٹ کھول، جب میں عمل کروں تو میرے ہاتھوں کی رہبری کر۔ میں تیرے قدموں میں بیٹھا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ

پاکیزگی کے لیے مجھ میں کوئی قوت نہیں؛“
”میری قوت تیرے قدموں میں پڑی رہنے میں ہے۔“

اب وہ روزانہ اور مسلسل دعا کے ذریعے خداوند کو ڈھونڈتا ہے، یہ چاہتا ہے کہ اُسے سہارا ملے، ہدایت ملے، راستبازی کی راہوں میں روکا اور سنبھالا جائے، اور گناہ کی راہوں سے باز رکھا جائے۔ وہ جس طرح پہلے راستبازی کے لیے خداوند کا طالب تھا، اب تقدیس کے لیے اس کا طالب بن جاتا ہے۔ پھر وہ ایک اور معنی میں خداوند کا طالب ہوتا ہے۔ خداوند کی محبت، اُس کی عنایت اور اُس کی رفاقت کا لطف اٹھانے کے لیے۔ وہ اپنے خداوند کے قریب، ادب و محبت سے بھرے تعلق میں آنے کا خواہاں ہوتا ہے۔

اب وہ مسیح کی شبیہ میں بڑھنے کو ترستا ہے، تاکہ اس کا باپ اور بیٹے کے ساتھ تعلق زیادہ قریبی، زیادہ شیریں، زیادہ دائمی ہو۔ وہ جانتا ہے کہ خدا اس کا باپ ہے، اور وہ ایک لحاظ سے اس سے دور نہیں رہا، کیونکہ وہ صلیب کے خون کے وسیلہ سے نزدیک کیا گیا ہے۔ پھر بھی کبھی کبھی وہ اپنے پرانے بُرے اور بے ایمان دل سے دب جاتا ہے، اور زندہ خدا سے دور ہو جاتا ہے، اور پکار اٹھتا ہے، ”مجھے اپنی طرف کھینچ لے، اے خداوند۔“ درحقیقت اس کی دعا ہمیشہ یہی رہتی ہے

، اے میرے خدا، مجھ کو اپنے قریب لا“
اپنے قریب؛
، اگرچہ یہ ایک صلیب ہی کیوں نہ ہو جو مجھے اٹھائے
، میری پکار یہی ہو گی
”تیرے قریب، تیرے قریب۔“

وہ خداوند کی حضوری کا طالب ہوتا ہے۔ اسے خدا کے گھر میں، خدا کے تختِ فضل پر، اور صلیب کے قدموں میں لذت ملتی ہے، جہاں خدا اپنی پوری جلال میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ برابر زیادہ وسعت کے لیے پکار کرتا ہے کہ خدا کا زیادہ حصہ پا سکے، اور اس کی جان کی آرزو یہ ہے، ”میں کب اُوں اور خدا کے حضور حاضر ہوں؟“ وہ جانتا ہے کہ جب تک وہ خداوند کی شبیہ میں بیدار نہ ہوگا، تسلی نہ پائے گا۔

یہ سب کچھ جو شاید اس کے اندر پوشیدہ ہو اور کسی کو خبر نہ ہو، عملی طور پر ایک بیرونی تلاش خداوند میں ظاہر ہوتا ہے، جو انسان کی زندگی کو عظمت بخشتا ہے۔ حقیقی مسیحی خدا کے لیے جیتا ہے۔ وہ ہر کام کا پہلا مقصد خدا کے جلال، فادی کی بادشاہی کے پھیلاؤ، اور اس کی حمد کو ظاہر کرنا بناتا ہے، جس نے اسے تاریکی سے نکال کر اپنے عجیب نور میں داخل کیا۔

اگر وہ ایک نوجوان شاگرد ہے اور ایمان لایا ہے تو کہتا ہے، ”اب میں اس گھر میں کیا کر سکتا ہوں کہ اسے بہتر، زیادہ خوش اور پاکیزہ بنا دوں، تاکہ لوگ دیکھیں کہ یسوع کا دین کیا ہے؟ میں اپنے خداوند اور آقا کو اپنے مالک اور مالکن، اور اپنے ہم خدمتوں کے سامنے کیسے پیش کر سکتا ہوں؟“

پھر جب وہ خود تجارت شروع کرنا ہے اور اپنی دکان کھولتا ہے تو کہتا ہے، ”میں اپنے لیے تجارت نہیں کروں گا، بلکہ میرا مقصد یہ ہو گا کہ یہ خدا کی دکان ہو۔ خدا کو میرا گزارہ چلانا ہے، اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کرے گا، پس میں اپنی اور اپنے بچوں کی روزی کے لیے جتنا چاہوں لے سکتا ہوں، لیکن دکان خدا کے لیے ہی رکھوں گا، اور اگر وہ مجھے برکت دے تو میں اپنے مال میں سے اسے دوں گا۔ مگر جو کچھ بھی ہو، میں اپنے کاؤنٹر پر اسی طرح سودا کروں گا، اپنے حساب کی کتابیں... اسی طرح رکھوں گا“

اور اُن حسابی کاغذات کو اس طرح سنبھالوں گا کہ دنیا دیکھ لے کہ ایک مسیحی تاجر کیا ہوتا ہے، اور میں یوں اپنے خداوند اور ”اپنے خدا کی سفارش کروں گا، اور میرا مقصد یہ ہو گا کہ اُسے نامور بناؤں۔“

وہ اتوار کے دن خداوند کو ڈھونڈتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اتوار کے مدرسہ میں ہو، یا وعظ گاہ میں، یا جہاں کہیں وہ خدمت کر سکے، خدا کو جلال دے۔ لیکن وہ اُسے پیر اور باقی ایام میں بھی یکساں ڈھونڈتا ہے، کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ کپڑے الٹنے، چائے کے پاؤنڈ تولنے، کھیت جوتنے، گاڑی بانکنے، یا جو کچھ بھی اُسے کرنے کو بلایا گیا ہو، اس سب میں خدا کو عزت دینے اور دوسروں کو بھی اُس کی عزت کرنے کی راہ موجود ہے۔

اب میں نہایت سنجیدگی سے کہتا ہوں—امید ہے میں اپنے گمان میں غلط ہوں، مگر ڈرتا ہوں کہ نہیں—کہ بہت سے معترف ایسے ہیں، جو اگر یہ کہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے کاروبار میں خدا کو ڈھونڈتے ہیں تو جھوٹ بولیں گے، کیونکہ اگرچہ وہ کلیسیا کے رکن ہیں، اور تم اُن میں کوئی صریح بے ترتیبی نہ پاؤ گے، پھر بھی اُن کی ساری زندگی بے ترتیبی میں ہے، کیونکہ ایک مسیحی کے لیے یہ بے ترتیبی ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے سوا کسی اور غرض کے لیے جنے۔ یہ جڑ سے لے کر مغز تک، راہ اور مقصد تک، زندگی کے اعلیٰ مقصد تک سراسر بے ترتیبی ہے۔

ایک شخص کو یہ حق ہے کہ وہ جنے، اپنے گھرانے کی پرورش کرے، اُنہیں تعلیم دے اور زندگی میں آرام دہ بسائے، مگر یہ سب بھی صرف خدا کے جلال کے لیے ہونا چاہیے۔ باپ کے طور پر یہ اُس کا فرض ہے، کیونکہ ”اگر کوئی اپنے گھرانے کی خبرگیری نہ کرے تو وہ کافر اور محصول لینے والے سے بھی بدتر ہے“ تاکہ خدا اُس کے فرض کی ادائیگی سے جلال پائے۔ لیکن جب میں دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ اپنے ہزاروں جمع کر رہے ہیں اور کسی معلوم وجہ کے بغیر دولت مند ہو رہے ہیں، سوائے اس کے کہ لوگ کہیں ”اُس نے کتنا چھوڑا“، تو میں کیسے یقین کر لوں کہ ایسے معترف، جب عشائہ کا پیالہ لیتے ہیں، اپنے آپ پر سزا نہ پی رہے ہوں؟

جب میں کچھ ایسے مسیحی دیکھتا ہوں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اور کسی چیز کے لیے نہیں جیتے سوائے عزت دار کہلانے، پہچانے جانے، معزز ہونے اور نمایاں نظر آنے کے، لیکن وہ کبھی انسانوں کی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے، نہ مسیح کے جلال کی فکر کرتے ہیں، کبھی مرتے ہوئے گنہگار پر آنسو نہیں بہاتے، نہ اس عظیم اور شریں شہر پر آہ بھرتے ہیں، جو ہم میں سے بعض کے گلے کا چمکی کا پاٹ ہے، ہمارے دلوں پر مسلسل بوجھ کی مانند—جب میں اُنہیں اتنے سرد مہر، بے حس، اور اپنے آپ میں گم دیکھتا ہوں، تو کیا سوچ سکتا ہوں سوائے اس کے کہ اُن کا مذہب صرف ایک چادر ہے، ایک رنگین دکھاوا، جس میں لیٹ کر وہ جہنم میں جائیں گے، اور جو آخر میں کھل جائے گا اور شیاطین کے قہقہوں کا موضوع بنے گا؟

آہ! خدا کرے ہم سب سچائی سے کہہ سکیں، ”میں خداوند کو ڈھونڈتا ہوں، مجھے یقین ہے، مجھے پکا علم ہے کہ میں اُسے ڈھونڈتا ہوں،“ کیونکہ اگر ہم یہ سچ جان سکیں تو ہم اس متن کے وعدے کو لے سکتے ہیں، اگر نہیں، تو ہم اُسے چھو بھی نہیں سکتے۔ اگر ہم، جو مسیحی ہونے کا اقرار کرتے ہیں، دل و جان اور روح سے، ابتدا سے انتہا تک، اپنے ہر کام میں واقعی خدا کے جلال کے طالب نہیں ہیں، تو یہ وعدہ ہمارا نہیں۔ لیکن اگر ہم اپنی جان سے اعلان کر سکیں، ”ہزار کمزوریوں کے باوجود، اے خداوند، تو سب کچھ جانتا ہے، تُو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور تیرے جلال کا طالب ہوں“، تو یہ ہمارے حق میں سچ ہے، اور ہم میں سے کوئی کسی بھلی چیز کا محتاج نہ ہوگا۔

اب اس بارے میں ایک دو باتیں اور کہہ لیں، کیونکہ وعدے تک پہنچنے سے پہلے ہمیں پوری تمیز سے جانچ لینا چاہیے۔ یہ وعدہ اس قدر قیمتی ہے کہ اسے غلط شخص پر نہیں ڈالا جا سکتا، اور کچھ ایسے ہیں جو اسے پانے کی امید رکھتے ہیں، مگر جانتے ہیں کہ انہیں اسے لینا نہیں چاہیے۔ ہمیں اُن میں شامل ہونا چاہیے جو دل سے خداوند کے طالب ہیں، نہ محض یہ کہتے ہوئے کہ ہم ہیں، یا یہ خواہش کرتے ہوئے کہ ہم ہوتے، بلکہ رُوح القدس سے معمور ہو کر، اور اُس کی بابرکت سکونت کی قدرت میں، ہمیں خدا کے جلال کے لیے دلی تڑپ رکھنی چاہیے، ورنہ میں نہیں دیکھتا کہ ہم بغیر جُرأت کے اس وعدے پر ہاتھ رکھ سکیں۔

ہمیں ایمانداری سے بھی تلاش کرنی چاہیے، کیونکہ ایک طریقہ ایسا ہے جس میں آدمی بظاہر خدا کی بھلائی ڈھونڈتا ہے مگر اصل میں اپنی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اندر ایک پوشیدہ اور خود غرض محرک ہو۔ ہم منادی کر سکتے ہیں، اور پھر بھی محض خدا کے لیے نہ منادی کریں۔ کوئی شخص صبح سے شام تک مقدس خدمتوں میں مشغول رہ سکتا ہے، پھر بھی کبھی سچے جوش اور شدت سے خداوند کا طالب نہ ہو۔ کوئی شخص صدقات میں بڑا دینے والا ہو، دعائیہ اجتماعات میں بڑا شریک ہو،

مسیحی کاموں میں بڑا سرگرم ہو، اور پھر بھی وہ کبھی خداوند کو نہ ڈھونڈے، بلکہ اپنی شہرت کے لیے، یا فیاض کہلانے کے لیے، یا اپنے ضمیر میں خود پسندی کے لیے یہ سب کرے۔

متن میں جس تلاش کا ذکر ہے، وہ ایک بالکل صاف دل خواہش ہے کہ جب تک ہم یہاں ہیں، خدا کی خدمت اور جلال کریں۔ اگر یہ ہمارے پاس ہے—اور میرا خیال ہے ہم آسانی سے دیکھ سکتے ہیں کہ ہے یا نہیں—تو پھر زبور نویس کا کلام ہمارے لیے سچا ہے۔

ہمیں خدا کے جلال کو دل سے، ایمانداری سے، اور سب سے بڑھ کر اطاعت گزاری سے ڈھونڈنا چاہیے۔ آدمی یہ نہیں کہہ سکتا، ”میں خدا کے جلال کا طالب ہوں“ جبکہ جانتا ہو کہ وہ اپنے کام میں خدا کے حکم کی نافرمانی کر رہا ہے۔ میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ میں خدا کو جلال دینے کی خواہش رکھتا ہوں، جبکہ گناہ الود پیشے میں لگا ہوں، یا اپنے غصے کو کھلا چھوڑ رہا ہوں اور بے سوچے سمجھے بول رہا ہوں، یا اپنی خواہشات کی باگیں ڈھیلی چھوڑ رہا ہوں، یا اپنے ہم مسیحیوں پر تکبر اور جبر کر رہا ہوں، یا ناجائز خوف اور کمزوری میں ڈھل کر خدا اور اُس کی سچائی کے لیے جری نہیں ہو رہا؟ نہیں، ہمیں اپنے آپ پر نہایت باریک بینی اور احتیاط سے نظر رکھنی چاہیے۔

ہمیں اپنی روحوں کا نہایت خیال رکھنا چاہیے۔ ہم جلد ہی راہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ہم ظاہر میں درست رہتے ہیں، ہم اندر ہی اندر بے ترتیب ہو سکتے ہیں، یہ بھول کر کہ خون سے خریدی ہوئی روح کا پہلا، آخری، بیچ کا، اور واحد مقصد یہ ہے کہ مسیح کے لیے جنے۔ اور اگر زمین پر مقدس وہی ہوتے جو انہیں ہونا چاہیے، تو وہ آسمان کے فرشتوں کی طرح ہمیشہ خدا کے خادم ہوتے، اپنی روزمرہ کی مصروفیات میں خدا کے پیغامبر اُتارے ہی ہوتے جتنے سرافیم ابدی تخت کے سامنے ہیں۔

آہ! کب رُوح القدس ہمیں اس درجہ تک اٹھائے گا؟ ہم میں سے اکثر اب بھی اُن چیزوں کے پیچھے دوڑ رہے ہیں جو سورج تلے پگھل جائیں گی یا چاند تلے گل جائیں گی۔ ہم سائے جمع کر رہے ہیں، ایسی چیزیں جن کی کوئی پائیدار حقیقت نہیں، اپنی ذات کے طالب، ہر چیز کے طالب سوائے اُس بابرکت خدا کے۔ اے خداوند! اس گناہ کو جس میں ہم گر پڑے ہیں معاف کر، اور ہمیں واقعی ایسا بنا کہ ہم سچ مچ تیرے طالب ہوں۔

—اب آئیے تیار ہوں کہ دیکھیں

II

ایسی تلاش کے اجر کا وعدہ۔

"جو خداوند کے طالب ہیں اُن کو کسی نعمت کی کمی نہ ہوگی۔" یعنی اُن میں سے کوئی بھی نہیں۔ جیسے بیت حسدا کے حوض میں جو پہلے اُترتے تھے وہی شفا پاتے تھے اور دوسرے نہیں، لیکن یہاں جو کوئی اس حوض میں اُترے وہ شفا پاتا ہے۔ یعنی جو کوئی خداوند کا طالب ہے اُسے یہ وعدہ حاصل ہے — چھوٹے ایمان والے اور ٹرپوک اُسی قدر جیسے بڑے دل والے اور ثابت قدم۔ جو خداوند کے طالب ہیں، خواہ وہ چمنی صاف کرنے والے ہوں یا شہزادے، خواہ نازک اطفال ہوں یا مالک کے لشکر کے پکے مجاہد — اُن کو کسی نعمت کی کمی نہ ہوگی۔

لیکن، "کوئی کہتا ہے، "اُن میں سے بعض محتاج ہیں۔" ہاں، ممکن ہے کہ وہ محتاج ہوں، لیکن کسی نعمت کے محتاج نہیں۔ وہ ہو" ہی نہیں سکتے۔ خدا کا کلام تمہاری یا میری کسی بات کے مقابل ہے۔ اگر وہ خداوند کے طالب ہیں تو اُن کو کسی نعمت کی کمی نہ ہوگی، نہ ہوسکتی ہے، نہ ہونی چاہیے۔

لیکن وہ تو اُس چیز کے محتاج ہیں جو بظاہر ایک نعمت معلوم ہوتی ہے۔ "یہ ممکن ہے، مگر عبارت یہ نہیں کہتی کہ وہ ہر اُس چیز سے بے نیاز ہوں گے جو نعمت دکھائی دے، بلکہ یہ کہ جو واقعی اور مطلقاً اُن کے لیے نعمت ہو، ہر حالت میں غور کرنے کے بعد، اُس کی کمی اُن کو ہرگز نہ ہوگی۔

میں نے اُس نیک پربیزگار مسٹر کلارکسن کی ایک تحریر میں یہ بات پڑھی، جو میرے دل میں بیٹھ گئی، "اگر یہ خدا کے لوگوں کے لیے ایک نعمت ہوتی کہ گناہ، شیطان، غم اور مصیبت مٹ جائیں، تو مسیح پانچ منٹ میں اُن کو مٹا دیتا، اور اگر یہ ایک نعمت ہوتی کہ خداوند کا طالب ساری دنیا کی سلطنتیں اپنے قدموں میں رکھے اور شہزادہ بنے، تو یسوع سورج نکلنے سے پہلے اُسے شہزادہ بنا دیتا۔"

اگر وہ چیز فی الحقیقت، ہر پہلو سے دیکھی جائے تو نعمت ہے، تو وہ ضرور ملے گی، کیونکہ مسیح اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ اُس نے فرمایا ہے کہ اُسے کمی نہ ہوگی، اور وہ اپنے فرزند کو اُس سے محروم نہ کرے گا، خواہ وہ کچھ بھی ہو، اگر وہ حقیقتاً اور فی الحقیقت اُس کے لیے نعمت ہو۔

اب خدا کے کلام پر ایمان لا کر اُس کے مطابق چلنے سے، دیکھو یہ تمہاری اور میری زندگی پر کیسا نور ڈالتا ہے! بہت سی چیزیں ہیں جن کی میں آرزو کرتا ہوں اور جنہیں میں دل سے نعمت سمجھتا ہوں، مگر میں فوراً کہتا ہوں، "اگر وہ میرے پاس نہیں تو وہ نعمت نہیں، کیونکہ اگر وہ میرے لیے نعمت ہوتیں اور میں حقیقتاً خدا کا طالب ہوتا، تو وہ میرے پاس ہوتیں۔ میرا آسمانی باپ اُن کو مجھ سے نہ روکتا، کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ وہ نہ روکے گا، اور میں اُس کے عہد شدہ کلام پر ایمان رکھتا ہوں۔"

میں کبھی سوچتا ہوں کہ میرے لیے زیادہ قابلیت ہونا ایک نعمت ہے، مگر اگر یہ نعمت ہوتی تو میرے پاس ہوتی۔ تم شاید سمجھتے ہو کہ زیادہ دولت ہونا ایک نعمت ہے۔ اچھا، اگر وہ نعمت ہوتی تو خدا تمہیں عطا کرتا۔ "اے!" تم کہتے ہو، "اگر میری ماں زندہ رہتی تو یہ ایک بڑی نعمت ہوتی۔ اگر ہم اُن حالات میں ہوتے جن میں پانچ سال پہلے تھے، جب یہ سخت معاشی بحران نہ آیا تھا، تو یہ ایک نعمت ہوتی۔"

اگر یہ تمہارے لیے نعمت ہوتی، تو تم وہیں ہوتے۔ "میں یہ نہیں سمجھتا،" کوئی کہتا ہے۔ اچھا، سمجھنے کی توقع نہ رکھو، بلکہ ایمان لاؤ۔ ہم ایمان سے چلتے ہیں، نہ کہ دیدہ و دانستہ۔ عبارت یہ نہیں کہ ہر شخص کو ہر نعمت ملے گی، بلکہ یہ کہ ہر وہ شخص جو خداوند کا طالب ہے، ہر نعمت پائے گا۔ اُسے کسی نعمت کی کمی نہ ہوگی، خواہ وہ کچھ بھی ہو۔

میں شک کرتا ہوں، "کوئی کہتا ہے۔ تعجب نہیں، کیونکہ تمہارے باپ آدم نے بھی شک کیا تھا، اور اسی طرح ساری نسل گر پڑی۔ آدم اور حوا باغ میں تھے اور یہ یقین کر سکتے تھے کہ اُن کا آسمانی باپ اُن سے کوئی نعمت نہ روکے گا، مگر ابلیس آیا اور سرگوشی کی، "خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُس درخت کا پھل کھاؤ گے، تم خدا کی مانند ہو جاؤ گے، یہ پھل تمہارے لیے" ایک بڑی نعمت ہے، ایسی نعمت جو کبھی نہ ملی، اور یہی ایک نعمت ہے جو خدا نے تم سے روکی ہے۔

حوا نے کہا، "پھر میں اسے حاصل کروں گی،" اور یوں ہم سب گر پڑے۔ نسل وعدہ پر شک کرنے سے تباہ ہوئی۔ اگر وہ خداوند کے طالب رہتے تو اُن کو کسی نعمت کی کمی نہ ہوتی۔ وہ پھل اُن کے لیے نعمت نہ تھا، اگرچہ فی نفسہ نعمت ہوسکتا تھا، لیکن اُن کے لیے نعمت نہ تھا، ورنہ خدا اُسے دیتا۔ اُن کا شک ساری تباہی کا باعث ہوا۔

تمہارے لیے بھی ایسا ہی ہوگا، اگر تم کہو، "دولت پانا میرے لیے ایک بڑی نعمت ہے،" اور خدا نے کئی بار تمہیں روکا۔ جب تمہیں لگتا تھا کہ تم کامیاب ہو رہے ہو، تم کبھی کامیاب نہ ہوئے۔ اگر تم کہو، "میں محنت کروں گا، مگر اگر کامیاب نہ ہوا تو یہ میرے لیے نعمت نہ تھی، اور میں کوئی غلط کام نہ کروں گا خواہ وہ مجھے سب کچھ دلادے"، تو تم سیدھے چلو گے اور خدا تمہیں برکت دے گا۔

لیکن اگر تم شک کرو اور کہو، "یہ ایک نعمت ہے، اور میرا آسمانی باپ مجھے نہیں دیتا،" تو پہلے تمہارے دل میں سختی اور تلخی آئے گی، پھر بدخیالات اور غلط خواہشات جن سے تم غلط کام کرو گے، اور خدا کا نام اس سے بے حد بے عزت ہوگا۔

تم کیسے جانتے ہو کہ تمہارے لیے کیا نعمت ہے؟ "اے! میں جانتا ہوں،" کوئی کہتا ہے۔ یہی تمہارا بچہ پچھلے کرسمس پر کہتا تھا۔ وہ یقین کرتا تھا کہ اُس کے لیے سب مٹھائیاں کھانا ایک نعمت ہے، اور جب تم نے انکار کیا تو اُس نے تمہیں سخت سمجھا، مگر تم بہتر جانتے تھے۔ تم نے اُسے پہلے بھی انہی چیزوں سے بیمار ہوتے دیکھا تھا۔ اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ شاید تم طاقتور صحت برداشت نہ کرسکو، یا دولت تمہیں مغرور اور بدکار بنا دے۔

اُس نے تمہیں تمہارے لیے بہترین حالت میں رکھا ہے۔ اُس نے تمہیں نہ صرف بعض نعمتیں دیں، بلکہ ہر وہ نعمت دی جو تمہارے لیے ہے، اور دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جو واقعی، سچائی سے اور ہمیشہ کے لیے تمہارے لیے نعمت ہو مگر وہ یا تو تمہارے پاس ہے یا عنقریب ہوگی۔ تمہارا باپ کامل حکمت اور کامل محبت سے تم سے معاملہ کرتا ہے، اور اگرچہ تمہاری عقل اعتراض کرے، تمہارا ایمان اُس کے قدموں میں خاموش بیٹھ کر کہے، "میں ایمان رکھتا ہوں، چاہے میرا دل غم سے بھرا ہو، میں خدا کا طالب ہوں، اُس کا جلال چاہتا ہوں، اور مجھے کسی نعمت کی کمی نہ ہوگی۔"

شاید کوئی کہے، "شہیدوں کو دیکھو، کیا وہ سب سے زیادہ خدا کے طالب نہ تھے؟" بے شک، مگر تم کیا اعتراض کرنے جا رہے تھے؟ "وہ تو کئی نعمتوں سے محروم تھے، قید میں تھے، سردی، ننگ، بھوک میں، شکنجے پر، اور بہت سے آگ کے الاؤ سے سیدھے آسمان کو گئے۔" ہاں، مگر اُن کو کسی نعمت کی کمی نہ تھی۔

اُن کے لیے، جو خدا کے شہید تھے، کم تکلیف اُٹھانا بھلا نہ ہوتا، کیونکہ اب اُن کی تاریخ پڑھیے—جتنا وہ دکھ سہتے گئے، اتنا ہی زیادہ وہ جلال میں چمکے۔ اگر اُن کے دکھ چھین لیے جائیں تو اُن کے تاجوں کے جواہرات بھی نوچ لیے جائیں۔ ابدی تخت کے سامنے سب سے زیادہ روشن کون ہیں؟ وہی جو زمین پر سب سے زیادہ دکھ اُٹھاتے رہے۔

اگر آج وہ تم سے ہم کلام ہوں تو بتائیں کہ وہ بدبودار قید خانہ اُن کے لیے بھلا تھا، اس لیے کہ اُس نے اُنہیں خدا کو جلال دینے کا موقع بخشا۔ وہ کہیں گے کہ وہ شکنجہ، جس پر وہ مٹھاس بھرے حمدیہ نغمے گاتے رہے، اُن کے لیے بھلا تھا، کیونکہ اُس نے اُن میں مقدسین کے صبر کو ظاہر کیا، اور اُن کے نام آسمانی بزرگان کی فہرست میں درج ہوئے۔ وہ کہیں گے کہ وہ آتشی ستون اُن کے لیے بھلا تھا، کیونکہ اُس منبر سے انہوں نے مسیح کو اُس طرح منادی کیا، جیسا ٹھنڈے پونٹوں اور لڑکھڑاتی زبان سے کبھی نہ ہو سکتا تھا۔

کیا دُنیا نے نہ جانا کہ مقدسین کے دکھ بھلے تھے؟ کیونکہ وہ کلیسیا کا بیج بنے، اور سچائی کو پھیلایا۔ پس چونکہ خدا اُن سے کوئی بھلی چیز روک نہ سکتا تھا، اُس نے اُنہیں قید خانے دیے، شکنجے دیے، آتشی ستون دیے—اور یہی وہ سب سے اچھے خزانے تھے جو وہ پا سکتے تھے۔ اور اب، جب اُن کی عقل روشن اور فکر پاک ہو چکی ہے، اگر اُنہیں پھر زمین پر آنا ہوتا، تو وہ یہی دکھ دوبارہ چُننے، یہی زندگی گزارنے، اور وہی سب کچھ سہتے، تاکہ اُسی جلالی اجر کے وارث ہوتے جو آج اُنہیں ملا ہے۔

آہ! تو پھر "کوئی کہے گا،" میں نے اپنی زندگی کی کئی باتیں صحیح طور پر نہ سمجھیں۔ میں گمنامی میں رہا، دوستوں کو "کھویا، حقارت سہی، ٹوٹ کر رہ گیا۔ کیا تم کہنا چاہتے ہو کہ یہ سب بھلا تھا؟" ہاں، میں یہی کہتا ہوں۔ خدا نے اس پر برکت دی۔ وہ تمہیں یہ اقرار کرنے کے قابل بنائے گا: "میں تو پہلے بھٹک گیا تھا، مگر اب میں نے تیری شریعت کو مانا۔" اور اگر تم کو مزید فضل ملے، تو تم کہو گے کہ یہ بھلا تھا، کیونکہ کیا یہ بھلا نہیں کہ تم مسیح کی صورت میں ڈھل جاؤ؟ اور تم کیسے ڈھلو گے اگر تم کوئی دکھ نہ سہو؟ اگر تم اُس کے ساتھ نہ دکھ سہو تو اُس کے ساتھ بادشاہی کی اُمید کیسے رکھو گے؟ اُس کی فروتنی میں شریک کیسے ہو گے، اگر خود کبھی پست نہ کیے جاؤ؟

میری دانست میں تو جسم کے ہر زخم اور روح کی ہر کسک ہمیں یہ سمجھاتی ہے کہ مسیح نے کیا سہا، اور جب یہ دکھ مقدس کر دیے جائیں تو ہمیں اُس پردہ شگاف راہ سے گزرنے کی قوت دیتے ہیں، اور ہمیں اُس کے ہیئت میں شریک کرتے ہیں، اور کسی قدر اُس کے پیالے میں سے پینے کا موقع دیتے ہیں۔ پس یہ بھی بھلا ہو جاتا ہے، اور ہمارا آسمانی باپ ہمیں دیتا ہے، کیونکہ اُس کا وعدہ ہے کہ جو راستی سے چلتے ہیں اُن سے وہ کوئی بھلی چیز باز نہ رکھے گا۔

اے بھائیو، میں محسوس کرتا ہوں کہ میرا متن اتنا بھرا ہوا ہے کہ آگے بڑھنا دشوار ہے۔ اگر تم اسے اپنے دل میں لے جاؤ اور فراغت سے اس پر غور کرو، تو اس سے تم وہ کچھ پا سکتے ہو جو میرے الفاظ سے بڑھ کر ہے۔ یہ عبارت تو بالکل صاف ہے: اپنے آپ کو پورے دل سے خدا کے سپرد کرو، اور اُس کے لیے جیو، تو تمہیں کوئی بھلی چیز کی کمی نہ ہو گی۔ تمہاری زندگی، ابدیت کی روشنی میں، تمہارے لیے بہترین ہو گی جیسی ہو سکتی تھی۔

لیکن یاد رکھو، شرط یہی ہے—خداوند کو ڈھونڈنا۔ اس سے پٹو گے تو شاید کوئی اور وعدہ تمہارے لیے ہو، مگر یہ ہرگز نہیں۔ اگر تم اس راہ سے باہر ہو، تو وعدہ تم سے چھن گیا۔ مگر اگر تم اسی پر قائم رہو، تو چاہے تمہاری زندگی غربت میں ڈوبی ہو، پھر بھی وہ ایسی ہو گی کہ اگر تم اپنے آسمانی باپ کی لامحدود حکمت کو جانتے، تو اسے جوں کا توں مقرر کرتے۔ "جو خداوند کو ڈھونڈتے ہیں انہیں کسی بھلی چیز کی کمی نہ ہو گی۔"

یہی غرباء کو دولت مند کرتا ہے! یہی بیمار کو مطمئن کرتا ہے! یہی مصیبت زدہ کو شکرگزار بناتا ہے! اور یہی ہمارے حال کو غیر زمینی جلال سے جگمگا دیتا ہے! مگر اے بھائیو، ہم اس متن کو اس دُنیا میں کبھی پورا نہ سمجھ پائیں گے۔ وہاں اوپر ہم اسے جلال میں دیکھیں گے—جو یہاں خداوند کو ڈھونڈتے ہیں، وہاں اُنہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تصور اور خواہش سے ماورا ہے۔ تمہیں وہ کچھ ملے گا جو نہ انکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا۔ تمہیں وہ وسعت دی جائے گی کہ خدائی معموری میں سے پا سکو، اور اُس کے حضور کے لامحدود لذتیں ہمیشہ تمہاری ہوں گی۔

لیکن پھر وہی سوال—کیا تم خداوند کو ڈھونڈ رہے ہو؟ میں نے یہ سوال اپنے دل سے کئی بار کیا ہے—کیا میں ہر کام میں خداوند کے جلال کو چاہتا ہوں؟ اے نوجوانو جو تجارت میں قدم رکھ رہے ہو! جان لو، تم چاہو تو اپنی تجارت صرف اپنے لیے چلا سکتے ہو، اپنی زندگی اپنے لیے بسر کر سکتے ہو، مگر انجام بدتر اور راہ بھی ناخوشگوار ہو گی۔

لیکن اگر خدا کا روح تمہیں زندگی کے آغاز میں ہی یسوع کو اپنے دل دینے میں مدد دے، اور تم کہو: "چونکہ خدا نے ہمیں بنایا ہے، ہم اپنے خالق کی خدمت کریں گے؛ مسیح نے ہمیں خریدا ہے، ہم اپنے فادی کی خدمت کریں گے؛ خدا کا روح ہمیں نیا جیون دے چکا ہے، ہم اسی نئی روح کے لیے جنیں گے"—تو میں تمہیں دنیاوی آسائش اور راحت کا وعدہ نہیں کرتا، کیونکہ دُنیا میں

تمہیں مصیبت ہو گی۔ مگر خدا کے نام پر یہ ضرور کہتا ہوں کہ وہ تم سے ایک بھلی چیز بھی نہ روکے گا۔ اور جب تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُس کے ساتھ ہو گے، تو اُس کا شکر کرو گے کہ اُس نے تمہارے ساتھ وہی کیا جو لامحدود حکمت اور لامحدود محبت سے بہتر نہ ہو سکتا تھا۔ تمہیں بہترین زندگی، بہترین رحمتیں، اور سب سے اعلیٰ بھلی چیزیں ملیں گی۔ یہاں بھی اور وہاں بھی۔

اور تم میں سے جو اپنی جوانی گنوا چکے ہو، اور اب تک اپنے خالق کی طرف نہ مڑے۔ سوچو! بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے، اور گدھا اپنے مالک کا ہاڑہ جانتا ہے، مگر تم نے خدا کو نہ جانا۔ اگر تم کتا رکھتے ہو تو وہ تم پر لوٹتا ہے، تمہارے پیچھے چلتا ہے۔ کوئی مخلوق ایسی جاہل نہیں کہ اپنے پالنے والے کو نہ پہچانے۔ باغ وحش میں جا کر دیکھو، سب سے کم عقل جانور بھی اپنے کھلانے والے کے تابع ہوتے ہیں۔

اور تم چالیس برس کی عمر پا چکے ہو، مگر خدا کو جاننے اور اُس کی خدمت کرنے کا خیال بھی نہ آیا! کیا تم جانوروں سے بھی گرے ہوئے ہو؟ سوچو! لیکن یسوع مسیح گنہگاروں کو بچانے کے لیے آیا، تم جیسے گنہگاروں کو۔ توبہ کرو! خدا کا ابدی روح تمہیں اس بڑے گناہ کی توبہ تک پہنچائے کہ تم نے خدا کو نظر انداز کر کے زندگی گزاری۔ اب مسیح کی کفارہ بخش قربانی سے ماضی کی معافی لو، اور اُس کے روح سے آئندہ کے لیے قوت پا کر خداوند کو ڈھونڈو۔ اور تم دیکھو گے کہ تمہیں کسی بھلی چیز کی کمی نہ ہو گی۔ خدا تمہیں وہاں پہنچائے، اور ابد تک بچائے اور برکت دے! آمین۔

تفسیر — سی۔ ایچ۔ اسپر جن

زبور 34

"داؤد کا زبور، جب اُس نے ابیملک کے سامنے اپنی چال ڈھال بدلی، اور اُس نے اُسے نکال دیا، اور وہ چلا گیا۔"

یہ ایک نہایت دردناک منظر تھا، جس میں داؤد کا چہرہ نہ چنداں روشن ہے، لیکن اس کے باوجود خدا کی عنایت اور فضل نہایت نمایاں ہیں؛ اور یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ ایک مرد خدا اپنی رہائی کے بعد ایسے کلمات قلمبند کرے۔

آیت 1۔ میں ہر وقت خداوند کو مبارک کہوں گا؛ اُس کی ستائش ہمیشہ میرے منہ میں رہے گی۔ جب ہم کسی بڑی رہائی کا مزہ چکھتے ہیں، تو شکرگزاری کی ایک خاص تحریک دل میں پیدا ہوتی ہے، اور ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کبھی اُس کی حمد سے باز نہ آئیں گے۔ کاش یہ دوام حقیقت میں ہوتا! افسوس، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگلا بادل جو آسمان پر چھا جاتا ہے، شک اور خوف کو واپس لے آتا ہے، اور ہمارا نغمہ خاموش ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمارے دل "کا عزم یہ ہونا چاہیے: "میں ہر وقت خداوند کو مبارک کہوں گا، اُس کی ستائش ہمیشہ میرے منہ میں رہے گی۔"

آیت 2۔ میری جان خداوند پر فخر کرے گی۔

اور کس پر فخر کیا جا سکتا ہے؟ خداوند پر فخر کتنا روا اور حق بجانب ہے! ہم اُس کی بڑائی میں مبالغہ نہیں کر سکتے؛ نہ زبان اُس کی خوبیوں کو حد سے بڑھا سکتی ہے، نہ دل انہیں حد سے بڑھا کر سوچ سکتا ہے۔ وہ ہماری سب سے بلند سوچ سے بھی برتر ہے، لہذا ہم جتنا چاہیں بڑھا لیں، ہم یہاں زیادتی کے مرتکب نہ ہوں گے۔

آیت 2۔ حلیم سن کر خوش ہوں گے۔

حلیم دل عام طور پر فخر کو برداشت نہیں کر سکتے، لیکن جب فخر خدا میں ہو تو وہ اُن کے لیے نہایت شیرین ہوتا ہے۔ جو شخص خدا کو بڑا کرتا ہے، وہ ٹوٹے دل کے نزدیک عزیز ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ میں چھوٹے ہیں، وہ خدا کے جلال کی خبر سن کر شاد ہوتے ہیں۔

آیت 3۔ آؤ، میرے ساتھ خداوند کو بڑائی دو، اور ہم یکجا اُس کے نام کو سر بلند کریں۔

یہ ایسا جلالی مضمون ہے کہ ایک دل کے بس کا نہیں۔ ایک زبان اُس کو پورا ادا نہیں کر سکتی۔ پس آؤ، اے مقدس لوگو جو اُس کے نام کو جانتے ہو، میرے ساتھ مل کر خداوند کو بڑائی دو۔

آیت 4۔ میں نے خداوند کو ڈھونڈا، اور اُس نے میری سنی، اور مجھے میرے سب خوفوں سے چھٹکارا دیا۔ اُس کے نام کو مبارک ہو۔ اے عزیزو! کیا تم میں سے بہت سے ایسے نہیں جو یہی گواہی دے سکتے ہیں؟ تم نے اُسے آزمایا کیونکہ تم نے اُسے ڈھونڈا۔ تم نے اُسے آزمایا اور اُسے سچا پایا، کیونکہ اُس نے تمہیں تمہارے سب خوفوں سے رہائی دی۔

آیت 5۔ انہوں نے اُس کی طرف دیکھا اور منور ہوئے؛ اور اُن کے چہرے شرمندہ نہ ہوئے۔ صرف ایک نگاہ، اور بوجھ اتر گیا۔ صرف ایک نگاہ! کتنے بڑے کام چھوٹی باتوں پر موقوف ہیں! ایمان محض ایک نگاہ ہے، لیکن وہ حیات، معافی، اور نجات لے آتا ہے۔ آسمان اسی راہ سے آتا ہے۔ صرف ایک نگاہ

آیات 6-7۔ یہ مسکین پکارا، اور خُداوند نے اُس کی سنی، اور اُسے اُس کی سب مصیبتوں سے بچایا۔ خُداوند کا فرشتہ اُن کے گرداگرد ڈیرہ ڈالتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اور اُنہیں رہائی دیتا ہے۔
خُداوند کا فرشتہ محض آ کر مدد نہیں کرتا، بلکہ ٹھہرتا ہے۔ وہ ڈیرہ ڈالتا ہے، اپنی خیمہ گاہ لگا لیتا ہے، کیونکہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ خُدا کے محافظ اپنے پہرے کو نہیں چھوڑتے۔ وہ اُن کے گرد ڈیرہ ڈالتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں، تاکہ اُن کی رہائی ہو۔

آیت 8۔ چکھو اور دیکھو کہ خُداوند کیسا نیک ہے؛ مبارک ہے وہ آدمی جو اُس پر بھروسہ کرتا ہے۔
یہ سب سے بڑی برکت ہے، انجیل کا خلاصہ۔ "مبارک ہے وہ آدمی جو اُس پر بھروسہ کرتا ہے۔" اعمال کے راستے میں لعنت ہے، لیکن ایمان کے راستے میں برکت ہے۔ کیا تو بھروسہ کرتا ہے، اے عزیز دل؟ چاہے تیرا بھروسہ کمزور ہے، چاہے تُو اکثر آزمایا اور غمگین ہوتا ہے، اگر تُو بھروسہ کرتا ہے تو تُو مبارک ہے۔ خُدا نے تجھے ایسا کہا ہے، پس اپنے ایمان کو اس میں متزلزل نہ ہونے دے۔

آیت 9۔ اے اُس کے مقدسو، خُداوند کا خوف رکھو، کیونکہ جو اُس سے ڈرتے ہیں اُنہیں کسی چیز کی کمی نہیں۔
شاید اُن کی خواہشات پوری نہ ہوں، لیکن حقیقی کمی نہیں ہوتی۔ ضروریات وہ ضرور پائیں گے، چاہے آسائشیں نہ ملیں۔

آیت 10۔ جو ان بے کامیاب ہو جاتے ہیں اور بھوکے رہتے ہیں، لیکن جو خُداوند کو ڈھونڈتے ہیں اُنہیں کسی نیک چیز کی کمی نہ ہوگی۔
خواہ اُن میں نہ تدبیر ہو، نہ دلیری، نہ قوت، نہ دور اندیشی—پھر بھی یہ وعدہ اُن کا ہے۔

آیت 11۔ اُو، اے فرزندو، میری سنو، میں تمہیں خُداوند کا خوف سکھاؤں گا۔
"یہ ہر معلم کتابِ مقدس کا مضمون ہے—دل کی دین، روحانی پرہیزگاری۔" میں تمہیں خُداوند کا خوف سکھاؤں گا۔

آیات 12-13۔ کون ہے جو زندگی چاہتا ہے، اور بہت دنوں سے محبت رکھتا ہے تاکہ بھلائی دیکھے؟ اپنی زبان کو بدی سے باز رکھ، اور اپنے ہونٹوں کو فریب کی بات سے۔
یہ خُدا کے خوف کا ایک مشکل عملی فرض ہے، کیونکہ جو اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے وہ اپنے سارے بدن کو بھی قابو میں رکھ سکتا ہے۔

آیت 14۔ بدی سے کنارہ کر، اور نیکی کر؛ صلح کا طالب ہو، اور اُس کے پیچھے لگا رہ۔
اگر صلح نظر نہ آئے تو تلاش کر، اور اگر وہ بھاگے تو پیچھا کر، جب تک اُس کو پا نہ لے۔ صلح کی زندگی سعادت کی زندگی ہے۔

آیات 15-17۔ خُداوند کی آنکھیں راستبازوں پر ہیں، اور اُس کے کان اُن کی فریاد کی طرف لگے ہیں۔ خُداوند کا چہرہ بدکاروں کے خلاف ہے تاکہ اُن کی یاد زمین سے مٹا دے۔ راستباز پکارا کرتے ہیں، اور خُداوند سنتا ہے، اور اُن کو اُن کی سب مصیبتوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔

آیات 18-19۔ خُداوند ٹوٹے دل کے نزدیک ہے، اور شکستہ روح کو نجات بخشتا ہے۔ راستباز کی بہت مصیبتیں ہوتی ہیں، لیکن خُداوند اُسے اُن سب سے بچاتا ہے۔

آیات 20-21۔ وہ اُس کی سب ہڈیاں محفوظ رکھتا ہے؛ اُن میں سے ایک بھی نہیں ٹوٹتی۔ شرارت شریروں کو ہلاک کرے گی، اور جو راستباز سے دشمنی رکھتے ہیں وہ ویران ہوں گے۔

آیات 22-23۔ خُداوند اپنے بندوں کی جان کو چھڑاتا ہے، اور جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں اُن میں سے کوئی ویران نہ ہوگا۔
کتنی عظمت سے داؤد انجیل کی منادی کرتا ہے! "مبارک ہے وہ آدمی جو اُس پر بھروسہ کرتا ہے"—اور پھر، "جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں اُن میں سے کوئی ویران نہ ہوگا۔" چاہے وہ گناہگار ہوں، مگر ویران نہ ہوں گے۔ چاہے وہ آزمائشوں اور تکالیف میں گھرے ہوں، مگر ویران نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ موت کے سایہ کی وادی میں بھی، وہ ویران نہ ہوں گے، کیونکہ "لکھا ہے: "جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں اُن میں سے کوئی ویران نہ ہوگا۔"

